بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچ

لکھنؤ سے ہر جمعہ کو نکلتا ہے

قیمت سالانہ ۔۳؍

بیرون ہند سے ۔ شلنگ

قیمت ششماہی ۲؎

فی پرچہ ۱؎

نمبر ۲۹ | (۲۲ - محرم الحرام) ۱۳۴۵ھ (۲۔ اگست) ۱۹۲۶ء | جلد ۲

سچی باتیں

زمین خشک، مردہ، ویران پڑی ہوتی ہے۔ جب آسمان سے پانی برستا ہے، اسی وقت ہر طرف تازگی و شادابی پھیل جاتی ہے، سبزہ لہلہانے لگتا ہے، پھول کھلنے لگتے ہیں، اور ذرہ ذرہ میں گویا جان پڑ جاتی ہے۔ زمین پر تاریکی چھائی ہوتی ہے، ہر چیز اندھیرے کے حجاب میں لپٹی ہوتی ہے، جب آسمان پر آفتاب طلوع ہوتا ہے، اور اسکی کرنیں زمین پر پہنچتی ہیں تو ہر شے روشن ہو جاتی ہے ہر طرف نور پھیل جاتا ہے، کوئی چیز چھپی ہوئی یا دھندلی نہیں رہ جاتی۔ اور ذرہ ذرہ جگمگانے لگتا ہے۔ آفتاب جب چھپ جاتا ہے تو زمین پھر بے نور رہ جاتی ہے اور سارا منظر بے روپ، بھیانک، اور بے رونق ہو جاتا ہے۔ جب آسمان پر چاند اور تارے طلوع ہوتے ہیں، تو یہ بد منظری پھر دور ہو جاتی ہے، اور آنکھوں کے سامنے زینت، رونق، اور خوشنمائی کا ایک نیا سماں پھر سے لگتا ہے۔

اسی طرح زمینی زندگی کا ہر دور، آسمانی تائید و نصرت، مدد و اعانت، پرورش و سرپرستی کا محتاج ہے۔ زمین پر سردی کے بعد گرمی، گرمی کے بعد برسات، برسات کے بعد سردی کے موسم جو ادلا بدلا کرتے رہتے ہیں، زمین پر رات کے بعد دن، اور دن کے بعد رات کے جو دورہ ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب خواہ (پرانے خیال کے مطابق) آسمان کی گردش، (خواہ نئے خیال کے مطابق) آسمان کے زیر گردش کا نتیجہ ہوں، بہر حال کسی نہ کسی صورت سے فیض آسمانی ہی کا نتیجہ ہیں، درخت جب خشک ہو جاتے ہیں، سبزہ جب جل جاتا ہے، زمین جب پیاسی ہو کر پھٹنے لگتی ہے، دریاؤں کے لبوں پر جب ریت کی پپڑیاں جم جاتی ہیں، تو آسمان ہی کی بارش، اپنے فیض و کرم سے ان سب کو سیراب، سب کو تر و تازہ، اور سب کو شاداب کر دیتی ہے۔ اگر آسمان (یا اس کے بجائے ہیئت جدیدہ جو بھی اصطلاحی لفظ رکھا جائے) یاری و دستگیری قدم قدم پر سہارا نہ دیتی رہتیں، تو نہ آج زمین موجود ہوتی نہ زمین کی دلچسپیاں اور نہ خوشنمائیاں نہ زینتیں اور رونقیں، نہ آرائشیں اور آسائشیں۔

جب آپ کی مادی، جسمانی، ناسوتی زندگی کی بقا، پرورش، ترقی و تکمیل کا اس قدر سامان آسمان سے ہوتا رہتا ہے، تو آپ اپنی اخلاقی، روحانی، ملکوتی زندگی کے لیے آسمان کی طرف سے کیوں اس قدر غافل بے پرواہ اور بے نیاز ہیں؟ آسمانی بارش جب آپ کی زمینی کھیتی کو سیراب کر رہی ہے، تو کیا آپ کے دل کی کھیتی کو زندگی نہ بخشے گی؟ کیا آپ کی اخلاقی زندگی کو تازہ و شاداب نہ کرے گی؟ آسمانی آفتاب جب آپ کی تاریک زمین کو روشن اور آپ کے جسم کو گرم کرتا ہے، تو کیا آپ کی روح میں نور اور اجالا، اور آپ کے دل میں گرمی نہ پیدا کرے گا؟ آپ زمین کے باشندہ ہیں، اور آپ کی ہر قسم کی زندگی کی پرورش و تربیت، ترقی و تکمیل کا سامان آسمان ہی کے ذمہ رکھ دیا گیا ہے۔ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ

وَمَا تُوعَدُونَ" آپ کی عقل و فکر کی مردہ زمین کو دہی (مذہبی) آسمانی بارش زندہ و بیدار کرسکتی ہے، آپ کے دل و دماغ کے سرد و تاریک گوشوں کو وحی الٰہی کا آسمانی آفتاب نور و حرارت پہنچا سکتا ہے، اپنا رشتہ آسمان ہی سے جوڑ لیجئے، اپنے رزق جسمانی و روحانی کا حصہ آسمان ہی سے تلاش کیجئے اپنی حیات ابدی اور دائمی زندگی کا نسخہ آسمان ہی سے حاصل کیجئے۔ صرف یہی رشتہ ایسا ہے، جو زندگی میں نظم و ترتیب، معنی و مفہوم پیدا کردیتا ہے، صرف یہی واسطہ ایسا ہے، جو آپ کو خوف و حزن، شک و تردد، یاس و حیرانی کی ناہمواریوں اور تلخیوں سے نجات دلا کر آپ کی زندگی میں سکون و اطمینان کی ہمواری، اور لطف و مسرت کی شیرینی پیدا کرسکتی ہے۔ صرف یہی عقیدہ ایسا ہے، جو محتاجی و بیکسی، بے نیازی، اور حکومت کا، گدائی میں شاہی کا، اور بندگی میں خدائی کا مزہ "حق" "نہیں" "آج" پیدا کردیتا ہے "م"

ایک مُراسلہ۔

احمد حسین صاحب، رزیڈنسی بازار، حیدر آباد دکن، سے ایک مُراسلہ سچ میں اشاعت کے لئے ارسال فرماتے ہیں، جس کا بیشتر حصہ منقول ہے۔ اس حصہ کی اشاعت پر غالباً انہیں اصرار نہ ہو۔ حصہ مختصر حسب ذیل ہے:

"ہندوستان کے مسلمان جبتک گور پرستی، قبہ پرستی، پیر پرستی، وغیرہ چھوڑ کر بالکل خدا پرست اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سچ سست اور سنت پرست نہ ہوجائیں گے، تب تک یہ نام کے مسلمان قعر ذلت سے نہیں نکل سکتے ہیں۔ آئے دن اخباروں میں ان کا ہر شہر و دیار میں مشرکوں کے ہاتھ سے پِٹنا اور ہلاک ہونا دیکھا جا رہا ہے، اس کا سبب صرف اُن کے مشرکانہ خیالات اور بے دینی ہے۔ انکا تعلق اللہ اور رسول صلعم سے کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ ہر شخص بدعات فی الدین میں ڈوبا ہوا ہے۔ اگر کوئی بندۂ خدا شریعت غرا کی پابندی کرانا چاہتا ہے، تو اس پر چاروں طرف سے اعتراضات، اور گالیوں کی بوچھار ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے، مصلحت وقت نہیں ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ سیاسی نکتۂ خیال سے شریعت یا احکام جاری کرنا مناسب نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ لوگ اجرائے احکام شریعت سے اسقدر کیوں گھبراتے ہیں۔

جبتک مسلمان کام کے مسلمان نہ بن جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو ہر جگہ ذلیل و خوار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فرقہ بندیوں کی بلا سے نجات دے کر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلاموں میں داخل کردے، اور صرف آنحضرت کا سچا پیرو بنادے، اور اُن کو قرآن پاک اور حدیث شریف کا مطالعہ نہایت بابرکت ہے"

مراسلہ بالا کے آخری حصہ میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، وہ حرف بحرف درست ہیں۔ خدا اُن پر عمل کرنے کی ہر کلمہ گو کو توفیق دے۔ سنت رسول کی پیروی سے بڑھکر مسلمان کے لئے اور کون نعمت ہوسکتی ہے۔ اگر سارا مراسلہ اسی لہجہ میں ہوتا، تو سچ کے لئے اسکی اشاعت باعث مسرت ہوتی۔ لیکن افسوس ہے کہ جس فرقہ بندی سے بچنے کی دعا کی گئی ہے، اسی کا نمونہ پوری طرح مراسلہ کے حصۂ اول میں موجود ہے۔

غیر اللہ کی پرستشیں جو رائج ہیں، انکے انسداد کی ضرورت، اور شدید ضرورت ہے کس کو انکار ہوسکتا ہے۔ لیکن اصل سوال طریق علاج کا ہے۔ ایک مریض اگر کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہے، تو محض اس مرض کی شدید اور دہشتناک نتائج بیان کرتے رہنے سے تو اسے شفا نہیں ہوسکتی۔ ضرورت اسکی ہوتی ہے، کہ بہترین سامان علاج اسکے لئے بہم پہنچایا جائے۔ پس اب اصل سوال اس پر آکر ٹھہرتا ہے، کہ خود اپنے تئیں رسول رؤف و رحیم کے اخلاق جمیلہ کا عملی نمونہ بناکر پیش کرنا، یا احکام شریعت کا نافذ کرنا، ان دونوں میں زیادہ اہم، زیادہ مؤثر، زیادہ کارگر اور زیادہ ضروری کون سی شئی ہے؟ خود اچھا بن جانا، یا دوسروں کو بزور حکومت و بخوف تازیانہ اچھا بنانے کی کوشش کرنا، خود عمر فاروق بن جانا، یا بغیر اسکی کوشش کے محض انکا درّہ ہاتھ میں لے لینا، ان دونوں میں ترتیباً مقدم کون سی چیز ہے؟ مشاہیر صحابہ، جو شمع رسالت کے پروانے تھے، ابوبکر و عمر، عثمان و علی، طلحہ و زبیر، ابوذر و بلال رضی اللہ عنہم اجمعین، کو رسول کریم کی پیاری صحبت نے سست دیکھ کر ڈھا دیا تھا، یا کسی حاکم وقت نے تازیانہ و شمشیر کے خوف سے انہیں پابندی شریعت پر مجبور کردیا تھا؟ خود نبی کریم نے جب اول بار اپنی دعوت کو منکرین پر پیش فرمایا تھا تو سب سے پہلی بات زبان مبارک سے کیا ارشاد ہوئی تھی؟ آیا اپنی پاکیزہ بے داغ زندگی، اپنی پیاری اور سہانی صحبت، ان کے روبرو پیش فرمادی تھی، یا اسکے برعکس، جہاد و قتال سے ڈرانا شروع کردیا تھا؟

ایسی صورت میں صحیح اتباع سنت، سچی پیروی رسول کیا ہے؟ آیا اپنے ہی کلمۂ شہادت کے پڑھنے والوں، اپنے ہی قبلہ کی طرف منہ کرنے والوں، کو انکی بعض نادانیوں، ناسمجھیوں، اور کمزوریوں کی بناپر "قبہ پرست" "گور پرست" "کافر" و "مشرک" کہکر دائرۂ اسلام سے خارج کرنا، اور ان کے دلوں میں ضد اور نفرت پیدا کردینا، یا اسکے برعکس، حسن عمل، خدا ترسی، خدمت خلق، تقویٰ و طہارت، تواضع و فروتنی سے خود اپنی زندگی کو اتنا پاک و پاکیزہ و دلآویز و دلکش بنالینا، کہ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی نیک روی کی استعداد موجود ہے، وہ بغیر متاثر ہوئے نہ رہے، اور جو کام شمشیر و تازیانہ سے برسوں میں بھی انجام نہ پاسکے، اُسے محض ایک جنبش نگاہ سے چشم زدن میں کر دکھایا جائے؟ کیسے دکھ کی بات ہے، کہ آج ہر شخص دوسروں کی اصلاح پر حریص ہے، پر خود اپنی اصلاح سے فارغ بنا ہوا ہے! "انسان" بننے سے بیشتر "مصلح" بننے کی کوشش کرنا، فطرت کی قائم کی ہوئی ترتیب کو اُلٹ دینا ہے۔ "م"

مراسلہ نگاروں سے گزارش

صوفی بشیر الدین صاحب (دہلی) پمفلٹ مطبوعہ پہنچا۔ خدا اس فتنہ سے ہر مسلمان کی جان، ایمان، عزت کو محفوظ رکھے۔ آپ روزانہ اخبارات سے کام لیجئے۔

حکیم عبداللطیف صاحب (بھوری) اشتہارات موصول ہوئے۔ فصحبرٌ جمیلٌ۔ دفتر سچ سے آپ رسالہ "نمرہ" دہلی کے نسخے طلب کرلیجئے۔ اپنی جگہ پر ہمت، صبر، خاموشی و استقلال سے کام رکھنا چاہیئے۔ خدا کچھ روز کے بعد یقیناً خلوص اور سچائی کو کامیاب کرے گا۔ "م"

اگر آپ سچ کی خدمات کو دل سے پسند کرتے ہیں تو بجائے زبانی خطوط میں داد دینے کے، اس کے خریدار پیدا کیجئے۔ بغیر اس کے پرچہ کے قائم رہنے کی کوئی صورت نہیں۔ "مہتمم"

"اسلام حریفوں کی نظر میں"

(از عبد الماجد)

یورپ آج سے نہیں، مدت سے اپنا اصلی حریف اسلام ہی کو سمجھتا آرہا ہے۔ جنگ صلیب کی قوت قائم رہی اس وقت بھی، اور اب جبکہ صلیب کی جگہ مادیت نے لے لی ہے، اب بھی اہل فرنگ اپنا اصلی مد مقابل اسلام ہی کو سمجھ رہے ہیں۔ جنگ ان سے چین سے بھی ہوتی ہے، اور جاپان سے بھی، بحیثیت حکمران کے انہیں سابقہ ہندو رعایا سے بھی رہتا ہے، اور پارسیوں سے بھی، خود ان کی باہمی نزاعیں اور خانہ جنگیاں ہی کچھ کم نہیں۔ لیکن بایں ہمہ جو خطرہ انہیں توحید کے امانت داروں، اور محمد عربی کی امت کہلانے والوں سے لگا رہتا ہے، وہ دنیا میں اور کسی سے نہیں۔ یہی سبب ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں دنیائے اسلام کی ہر جنبش پر، امت اسلامیہ کی ہر حرکت پر، یورپ کی گہری نظر رہتی ہے، اور پردہ زمین پر اسلامی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں، جسکی جاسوسی پر دانایان فرنگ کے پہرہ دار نہ مقرر ہوں۔ ترکی میں جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے، مصر میں جو تحریکات جاری ہیں، سلطان ابن سعود کی فوج حجاز میں جو کچھ کر رہی ہے، موتمر اسلامی میں جو کچھ طے پا رہا ہے، ہندوستان کی خلافت کمیٹی جس دور سے گزر رہی ہے، افغانستان میں جو واقعات پیش آرہے ہیں، ریف، مراکو، اور افریقہ کے ہر اسلامی علاقہ میں جذبات کی جو لہر دوڑ رہی ہے، ان میں سے ہر نبض کی جنبش یورپ کی نگاہ میں، ہر سانس کی حرکت یورپ کی سرگوشیاں ہیں۔ ہر ہر کو وہ جانچتا ہے اور تولتا ہے، ٹٹولتا ہے اور اندازہ کرتا ہے، کہ جس کو وہ اپنا اصلی حریف سمجھے ہوئے ہے، اسکی زندگی کا پارہ اب چڑھاؤ یا اتار کس درجہ پر ہے!

یہ توجہ قائم تو ہمیشہ ہی رہتی ہے، مگر ادھر چند مہینوں سے (خواہ قاہرہ و مکہ کی کانفرنسوں کے باعث یا دوسرے اسباب سے) یہ توجہ زیادہ بڑھ گئی ہے، اور اسلام کی "شکستوں" "ناکامیوں" اور نامرادیوں پر ان مہذب و شائستہ حلقوں میں قہقہے اس بلند آواز سے لگائے جانے لگے ہیں، کہ ان کی گرج کوٹھیوں اور بنگلوں سے گزر کر جھونپڑوں اور حجروں تک میں سنائی دینے لگی ہے۔ [illegible] (لندن) اپنی ۱۰۔ جون کی اشاعت میں ایک عنوان "اسلام میں ہلچل" قرار دیتا ہے، اور اس کے تحت میں فخر و مسرت کے بالکل ہی غیر مخفی جذبات کے ساتھ ارشاد ہوتا ہے، کہ ترکی حکومت نے مصطفی کمال کی رہنمائی میں، تاریخ میں پہلی بار، آزادی کی شاہراہ پر قدم رکھا ہے، مذہب سے بالکل بے پروائی و بے نیازی اختیار کر لی ہے، اور عقاید اسلام میں ترمیم و تنسیخ شروع کر دی ہے، اور اس دعوے کی بہ نہایت قطعی و محکم دلیل یہ پیش فرمائی ہے، کہ ملک میں ترکی ٹوپی کے بجائے ہیٹ جاری ہو گئی ہے! ایک دوسرے بزرگ، جو لندن سے کیتھولک ٹائمز نکالتے ہیں، وہ بھی ۱۰۔ جون کی اشاعت میں ایک جلی عنوان "اسلام رخصت ہو چلا" دے کر اسکے تحت میں فرماتے ہیں، کہ قاہرہ کانفرنس میں ایک طرف تو مسلمانان عالم نے منصب خلافت کو لاوارثی اور غیر ضروری ٹھہرایا اور دوسری طرف خود ہی حالات موجودہ میں اس تخیل کو ناقابل عمل قرار دے دیا!

کہ مکہ کی موتمر اسلامی ان ارکان صحافت کی توجہ کے سبب سے اہم ہرگز تھی۔ ڈیلی کوریر جیسے غیر معروف پرچہ سے لیکر ڈیلی نیوز، مانچسٹر گارڈین، ڈیلی میل جیسے مشہور و کثیر الاشاعت پرچوں تک سب نے اپنے اپنے ظرف اور اپنی اپنی فہم کے مطابق اس کی بابت پیشینگوئیاں شائع کرنی شروع کر دیں، اور مانچسٹر گارڈین نے نہ صرف مفصل ایڈیٹوریل لکھے، بلکہ سلطان ابن سعود کے مشہور دوست مسٹر فلبی کے قلم سے اسی اپنے صفحات میں ایک مبسوط مقالہ سلطان کے حقوق خلافت کی تائید میں شائع فرمایا۔ ان سب مضامین کو اردو میں لانا ضروری نہیں، البتہ ایک آدھ سنجیدہ پرچہ نے نسبۃً سنجیدگی سے اس موضوع پر جو اظہار خیال کیا ہے، وہ یورپ کی عام ذہنیت کے اندازہ کے لئے کافی ہے۔

سیٹرڈے ریویو، اس وقت برطانیہ کے ممتاز ترین سنجیدہ ہفتہ واروں میں ہے، ۲۶۔ مئی کی اشاعت میں اس نے ایک خاصہ طویل مقالہ "اسلامک ریوولیوشن" (انقلاب اسلامی) کے عنوان سے لکھا ہے۔ مقالہ کی ابتدا لارڈ کرومر سابق گورنر مصر کے اس فقرہ سے ہوتی ہے:-

"اصلاح شدہ اسلام، اسلام ہی نہیں۔ ابتک تو یہ دیکھنے میں نہیں آیا ہے، کہ تمدن کو اپنے میں جذب کر لینے کے بعد اسلام خود ہی باقی رہ جاتا ہو۔ قرینہ تو یہی بتا رہا ہے کہ یورپی قالب پر پڑنے کے بعد اسلام کی اچھی بری دونوں قسم کی اکثر خصوصیات امتیازی، فنا ہو جائینگی، اور اسلام بالآخر ایسا بدل جائے گا، کہ اسکی شکل ہی نہ پہچان پڑیگی۔" (مصر جدید، کرومر جلد ۲ باب ۳۴)

یہ وہ الفاظ تھے، جو ۱۹۰۸ء میں ایک مشہور سیاسی مدبر کے قلم سے نکلے تھے۔ اس وقت سے لیکر ابتک کی مدت میں، بقول سیٹرڈے ریویو کے، مغرب کا تصادم مشرق سے پوری طرح ہو کر رہا، واقعات و حوادث کی رفتار کا رخ بڑی ہی تیزی کے ساتھ اسی منزل کی جانب بڑھتا رہا، اور نتائج خوش آیند و غیر خوش آیند پیدا ہو کر رہے۔ خود اسلام کے اندر خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے، اور روئے زمین کا وہ وسیع قطعہ، جو اس وقت دنیائے اسلام کے نام سے مشہور رہے، وہیں اس وقت تمدن کی قسمت کا فیصلہ امید و بیم کے دوراہہ میں ہے۔ ہمارے سیاسی طبقہ کو شاید اس کا احساس ہی نہیں کہ وہاں اس وقت کیا ہو رہا ہے:-

دنیائے اسلام کے اندرونی حالات و انقلابات سے غافل و بیخبر رہنا، جریدہ مذکور کے نزدیک برطانوی سیاسیات کی سخت غلطی ہے۔ ترکوں کے سروں سے مصطفی کمال کا بزور سختی ترکی ٹوپیاں اتروا کر ان کی جگہ ہیٹ کرا دینا۔ اس واقعہ کی اہمیت کو دوسرے نظر انداز کر جائیں تو کر جائیں، لیکن سیٹرڈے ریویو کا مقالہ نویس ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ روما اور بیزنطیم کی تاریخوں سے ان واقعات کو تمثیل میں پیش کر کے، جو بظاہر خفیف تھے، لیکن دنیا میں اہم انقلابات کے پیش خیمہ ثابت ہوئے، لکھتا ہے:

"یہ اعلان جنگ خود دین اسلام کے خلاف ہے۔ اب استنبول نہ اسلام کا پایۂ تخت رہیگا، نہ اب اسکی گلیوں میں ترکی ٹوپی کی شکل دکھائی دیگی۔ یہ ایک مختصر آئینہ ہے، جسکے اندر دنیائے اسلام کی موجودہ صورت حال کا پورا عکس نظر آجاتا ہے۔ تاریخ کی یہ حیرت انگیز نیرنگی دیکھنا، کہ جس ترکی کو اس کے مظالم اور وحشتوں کے باوجود ہم برابر طرح دیتے آئے ہیں، اور سالہا سال سے یہ لحاظ کرتے آئے ہیں، کہ کہیں مسلمانان ہند کے جذبات کو

تھیں نہ لگ جائے، اور مسئلہ خلافت کی نزاکتوں کا پوری طرح پاس کرتے رہے ہیں، اسی جدید ٹرکی کے ہاتھوں آج خلیفہ معزول، اور جلاوطن ہوتے ہیں، خانقاہیں شکست ہوتی ہیں، اور اسلام ملکی مذہب ہونے کے مرتبہ سے گرایا جاتا ہے!

جدید ٹرکی، اور مصطفےٰ کمال پاشا کی اصلاحوں اور ترقیوں کا ذکر کرتے ہیں، تو مقرر کے چہرہ پر بے اختیار مسرت کی کھلکھلاہٹ آجاتی ہے۔ اصلاحوں اور ترقیوں کے شیدائی ذیل کی سطروں کو عبرت کی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیں:

"جدید ٹرکی اپنی اسلامی حکومت سے اب خود دست بردار ہوگئی ہے۔ اور اب وہ کمال کی شاندار رہنمائی میں مغربیت کی شاہراہ پر جلد جلد قدم اٹھا رہی ہے، بلکہ انگورہ کے تیور تو کچھ یہ کہتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، کہ حسرت وتاسف اس امر پر ہے، کہ یورپ میں قدم رکھنے سے قبل ترکوں نے ترکستان میں اسلام قبول ہی کیوں کرلیا تھا۔ ترکوں کی پستی کا سبب اب تک قرآن ہی رہا ہے۔ ان کی ترقی اور ان کے حسن انتظام کی راہ میں مانع اب تک یہی رہا ہے۔ اسلام ہی اب تک زنجیر پابہ گر رہا ہے، اور اسی سے آزادی پانے کے لئے جدید ٹرکی بیقرار ہے۔"

اسکے بعد کہا جاتا ہے "(ذیل) کے مقولہ قلعہ میں پناہ گزین ہوکر یہ دلچسپ و پُرلطف حکایتیں بھی درج کی گئی ہیں، کہ ترکوں کا رجحان اب پھر اپنے قدیم تاتاری مذہب کی جانب ہو رہا ہے، انگورہ پاشا نے اپنے لشکریوں کو جو نماز سکھائی تھی، اسمیں قدیم منتر کا نہ مذہب کے اجزاء شامل تھے، اور مقطع کا بند یہ ہے، کہ اگرچہ ترکوں کا برتاؤ کردوں، آرمینیوں وغیرہ کے ساتھ ہے، اس سے یہ تو نہیں ظاہر ہوتا، کہ ترکوں کا رجحان مسیحیت کی جانب ہے"، تاہم اتنا تو بہرحال ہے، کہ انگورہ اب دین محمدی کی ضرورت سے بے نیاز ہوگیا ہے"!

ٹرکی سے فراغت پانے کے بعد فاضل محقق رقم کی عنان توجہ دوسرے اسلامی ملکوں کی جانب مبذول ہوتی ہے، اور ترکوں اور عربوں کی باہمی جنگ نیز دوسرے شاہدات سے نتیجہ یہ نکالا گیا ہے، کہ

"اسلام کا شیرازہ بکھر چکا ہے، جنگ عظیم نے جو وطنیت وقومیت کی روح پھونک دی ہے، اس نے عصبیت اسلامی کے پرخچے اڑا دیئے ہیں ...... شام، عراق، فلسطین، مصر، اب مغربی حکومتوں کے زیر اقتدار ہیں۔ خود مقامات مقدسہ کل تک برطانوی حفاظت میں تھے، اور آج جوشیلے وہابیوں کے قبضہ میں ہیں جیسا کہ یورپ میں ہوچکا ہے، یہاں بھی قومیت اور مذہب کے درمیان تصادم شروع ہوگیا ہے، اور فتح قومیت کو حاصل ہوتی جاتی ہے۔ مصر میں جس زمانہ میں انگریزی حکومت کے خلاف ہنگامے جاری تھے قبطیوں اور مسلمانوں، ہلال وصلیب، دونوں نے ایک ہی جھنڈے کے نیچے مل کر کام کیا۔ فلسطین میں، لارڈ بالفور کی مخالفت میں مسلمان وعیسائی دونوں متحد ہوگئے۔ یہی حال ہندوستان کا ہے ...... اب نہ وہ قدیم مذہبی تشدد قائم ہے، نہ جرم ارتداد کی کوئی کڑی سزا باقی ہے ...... تحریک اتحاد اسلامی تو مردہ ہو ہی چکی ہے اب دیکھنا یہ ہے، کہ نئی قومی تحریکوں کو خود اسلام کہاں تک اپنے قابو اور رہنمائی میں رکھ سکتا ہے بلکہ زیادہ صاف لفظوں میں دیکھنا یہ ہے، کہ مغرب کی اس زبردست ٹکر کے بعد خود اسلام کہاں تک باقی رہ سکتا ہے؟

جنگ یورپ کے زمانہ میں لاکھوں کی تعداد میں اہل مشرق نے فوج میں بھرتی ہوکر، یا اور حیثیتوں سے گزر کر یورپ کی سرزمین پر قدم رکھا، یورپی زندگی سے مانوس ہوئے۔ یورپی خیالات سے متاثر ہوئے، اور جنگ کے بعد جنگل وبیابان، صحرا اور ریگستان تک ریلیں اور موٹریں جاری ہوگئیں۔ ایسی حالت میں مشرق، مغرب سے، اور مغرب، مشرق سے کب تک اجنبی وبیگانہ رہ سکتا تھا، دونوں ایک دوسرے سے مانوس ہوئے جھجک نکلی، بے تکلفی بڑھی، یہاں تک کہ بغداد ودمشق، حجاز وعمان کہیں سے بھی لندن اور پیرس کا فاصلہ بعید نہیں رہ گیا۔

"اور اندازہ یہ ہے، کہ اب جتنے مسلمان ہر سال حج بیت اللہ کو جاتے ہیں، اس سے زیادہ یورپ کو آنے لگے ہیں۔ ساری دنیائے اسلام اب لکھنا پڑھنا سیکھ رہی ہے۔ شمالی افریقہ میں فرنچ، روسیوں کی اور مصر، وسطی افریقہ، فلسطین، ایران، وہندوستان میں انگریزی درسگاہوں کی، کثرت تعداد اور قاہرہ میں امریکی یونیورسٹی، یہ سب کی سب قدیم دین اسلام کے ہدم کی علامتیں ہیں۔ تعلیم اور قرآن، ایک جگہ مجتمع رہ نہیں ہوسکتے۔ بغداد میں عرب کتب فروشوں کے ہاتھوں، انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جیسی ضخیم وبیش قیمت کتاب کے ۱۰ مکمل نسخے نکل چکے ہیں"۔

جن بزرگوں کی عمریں الازہر میں گزری تھیں، انہیں کی اولاد یونیورسٹیوں سے سائنس کی ڈگریاں لے لے کر نکل رہی ہیں۔ نوجوان طلبہ کا اصرار ہے، کہ لڑکیاں بھی ان کے پہلو بہ پہلو شریک درس رہیں، عورتوں میں تحریک آزادی کو عورتیں پھیلا رہی ہیں۔

"حرم سرا اور برقع ونقاب کا وجود مٹتا جاتا ہے، تعدد ازدواج کا دستور فنا ہورہا ہے، اور وسطی دنیا کا وہ عظیم الشان قلعہ جو سیکڑوں برس سے محفوظ وغیر متاثر چلا آرہا تھا، بالآخر مغربیت کا شکار ہی ہوکر رہا، اور اب دین قدیم کا سنبھلنا ممکن نہیں۔ یہ سچ ہے، کہ وہ جدید تحریک جس کا مرکز علیگڈھ اور ووکنگ ہے، بظاہر مغربی علوم سے کوشش مصالحت میں مصروف ہے، یہ بھی درست ہے، کہ قدیم مذہبی گروہ اپنا گم شدہ اقتدار واپس لانے کیلئے اپنی جان تک لڑا رہا ہے۔ لیکن نتیجہ بالآخر وہی عمل کردیگا ...... یہ جو کچھ ہو رہا ہے، سب انقلاب اسلامی کے مقدمات ہیں۔ دنیا کا وہ عظیم الشان مذہب، جسکے اس وقت ۲۳ کروڑ پیرو ہیں، اسمیں بغاوت شروع ہوگئی ہے۔ اب اہم سوال صرف اتنا ہے، کہ اس مذہب کی جانشینی کون کریگا؟ محض مغربی عقلیت یا روحانی بنیادوں پر قائم ہونے والی مغربی تہذیب؟"

یہ خلاصہ تھا سیٹرڈے ریویو کی تحقیقات عالیہ کا۔ مانچسٹر گارڈین کی تحقیق گو اس حد تک جہاں تک محض ٹرکی کا تعلق ہے، اس سے مختلف ہے۔ لبرل پارٹی کا یہ مشہور ومستند روزنامہ ۱۹ جون کی اشاعت میں جدید ٹرکی اور اسلام پر جو ایڈیٹوریل مقالہ لکھتا ہے، اسکا ماحصل یہ ہے، کہ حکومت ٹرکی کو اس وقت سب سے زیادہ فکر اسکی ہے، کہ دنیائے اسلام کی اسکی بے دینی وبد مذہبی کی

جو دو باتیں عام طور پر مشہور ہو چکی ہیں، اس بنا پر کہ اپنے سر سے دور کر سکے، فی الحال یہی اس نے برتر کی ہیں جو اپنے نمائندہ و بھیجنا منظور کئے ہیں، نیز حکومت حجاز سے سفارت کے ذریعہ تعلقات قائم کئے ہیں، یہ سب اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ ترکی حکومت کی اب سب سے بڑی کوشش یہی ہے، کہ اپنے دامن سے بے دینی کے دھبہ کو دور کرے، اور جہاں کا تعلیم یافتہ طبقہ اسی دھن میں لگا ہوا ہے، کہ اپنے ملک کو تحریک تجدید و اصلاح امت کا بھی رہنما ثابت کرے۔ روسی انقلاب خواہوں کے اس مقولہ سے کہ مذہب ملک کے حق میں بمنزلہ افیون کے ہے، اب یہ پُرزور انکار کرتے ہیں، بلکہ اسکے برعکس یہ کہتے ہیں، کہ بغیر مذہب کے ترکی میں قومیت بھی نہیں پیدا ہو سکتی"۔

"دانایان فرنگ" ترکی اور امت اسلامیہ کی بابت جو رائیں قائم کر رہے ہیں ان کا اندازہ اقتباسات بالا سے ہو گیا ہوگا۔ بیسر رپو کے نزدیک ترکی، ملحد و بے دین ہو چکا ہے۔ مانچسٹر گارڈین کی تحقیق کا رد یہ ہے ترکی، تحریک تجدید و اصلاح امت اسلامیہ کا علمبردار بننا چاہتا ہے۔ ان دونوں دانائوں میں سے کس کی رائے اور کس حد تک درست ہے، اس کا فیصلہ کرنا کسی نادان مشرقی کا کام نہیں ہو سکتا۔ اسکا کام محض سُن لینا ہے۔

نئی کتابیں

(۱) مطالعہ فطرت حصہ اول تطبیق و تقابل مابین اتحاد مذہب و فلسفہ۔ از جناب محمد فاروق صاحب گورکھپوری، ایم، اے، بی، ٹی (علیگ)، چھوٹی تقطیع ۱۱۰ صفحہ کی ضخامت ۱۲/ خط کتابت، مطبع ... گورکھپور۔ کاغذ، لکھائی چھپائی خوشنما۔

مذہب و فلسفہ، باالفاظ دیگر عقل و نقل کی مصالحت و مطابقت پر اردو زبان میں بھی، اب تک خاصی تعداد میں کتابیں شائع ہو چکی ہیں، پیش نظر رسالہ اس ذخیرہ میں ایک عدد کا بے معنی و غیر ضروری اضافہ نہیں، بلکہ ندرت عنوان اور جدت بیان کے لحاظ سے ایک مفید دلچسپ و قابل قدر اضافہ ہے۔ فاروقی صاحب سے جو لوگ واقف ہیں وہ جانتے ہیں، کہ انکی شخصیت کس قدر دلکش، اور انکا دماغ کس قدر جامع الوجود ہے۔ ان کی اسی شخصیت کا عکس اس رسالہ کے بھی صفحہ صفحہ پر نمایاں ہے۔ مؤلف صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ فلسفہ و مذہب میں سرے سے تخالف ہی نہیں۔ واقعات عالم کو ایک فلسفی بھی دیکھتا ہے، اور ایک صوفی بھی۔ فرق صرف زاویۂ نگاہ کا ہے۔ فلسفی علت و معلول، سبب و نتیجہ کے چکر میں پھنس جاتا ہے، صوفی ہر شئی کو قدرت الٰہی کی نشانی سمجھ کر اپنی روح کے لئے سامان بالیدگی و سرور جمع کرتا رہتا ہے۔ جن نوجوانوں کے دماغ، انگریزی تعلیم یا انگریزی پڑھے ہوؤں کی صحبت سے متاثر ہو چکے ہیں، ان کے لیے اس رسالہ کا مطالعہ یقیناً مفید و دلچسپ ہوگا۔ ریاضی، طبعیات، فلسفہ، و علم کلام کے دقیق مباحث و مطالب سے اگرچہ کتاب بھری ہوئی ہے، لیکن ثقیل علمی اصطلاحات اور پیچدار ترکیبوں کا پتہ تک نہیں چلتا۔ مصنف کے قلم نے اس دعویٰ کو عملاً ثابت کر دکھایا ہے، کہ دقیق سا دقیق خیال بھی روز مرہ کی سیدھی سادی زبان میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ مصنف صاحب نے اپنی اسی کوشش سے ثابت کر دیا ہے۔ انکے دماغ و قلم پر اردو زبان کے بہت سے حقوق ہیں ... تلافی مافات کیلئے محض یہ رسالہ کافی نہیں۔

(۲) تفسیر سورۂ کوثر (از شیخ ابن تیمیہ) ترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی تقطیع چھوٹی، ضخامت ۷۰ صفحہ مع مقدمہ مترجم۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ الہلال بک ایجنسی شیرانوالہ دروازہ لاہور۔ کاغذ اور چھپائی خوشنما۔

شیخ ابن تیمیہؒ کی متعدد تصانیف کا ترجمہ اردو میں ہو چکا ہے، یہ رسالہ بھی اسی سلسلہ تراجم کی تازہ کڑی ہے۔ شیخ کی اصل تفسیر کا ترجمہ ۱۲، ۱۳ صفحوں میں آ گیا ہے، باقی شروع کے ۵۵ صفحے مقدمہ مترجم کی نذر ہیں۔ متن اور مقدمہ کی ضخامتوں کا یہ تناسب یقیناً بعض نگاہوں میں کھٹکے گا۔ اس تفسیر کا بھی وہی رنگ ہے، جو شیخ کی دوسری تصانیف کا ہے، اور جن پر انہیں صفحات میں ریویو ہو چکا ہے۔ ترجمہ کی زبان بھی، مترجم صاحب کے دوسرے ترجموں کی طرح صاف، شستہ اور سلیس ہے۔ مترجم صاحب نے لفظ "شانی" کا اصلی مورد آج کل کے بعض کمزور ایمان اور کمزور عمل والے مسلمانوں کو قرار دیا ہے اور صفحہ ۔ سے لیکر صفحہ ۔ تک اسی کی تفصیل کی ہے۔ یہ تفسیر بہت کچھ محل نظر ہے۔ اگر اس قسم کے سارے مسلمانوں کو "کافر و مشرک" سمجھ لیا جائے، تو ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد سات کروڑ سے گھٹ کر شاید اسی قدر رہ جائے، جتنی بریلی کے ایک مشہور دارالافتاء کے نزدیک ہے۔ اسی طرح صفحہ ۲۰ پر صالحین "اعمال صالحہ" کی جو تشریح کی گئی ہے، اسکے لحاظ سے آج دنیا کے بہترین و بدترین "صالحین" "مصلحین" فرنگی اقوام کو ماننا لازم آتا ہے۔ یہ دونوں نتیجے فاضل مترجم کے منشا سے یقیناً بہت بعید ہیں، لیکن جو طرز استدلال انہوں نے اختیار فرمایا ہے، اس نے ان نتائج کو ناگزیر کر دیا ہے۔ اگر آج فرنگی قومیں "مصلح" (بہ اصطلاح قرآنی) ہیں تو خدا معلوم "مفسد" کا اطلاق کن قوموں پر ہوگا۔ اسی طرح "شانی" کا اطلاق جس کے معنی بالاتفاق، دشمن اور بغض رکھنے والے کے آتے ہیں، اُن مسلمانوں پر کرنا، جو باوجود رسول کریم صلعم کے ساتھ انتہائی محبت رکھنے کے، اپنی ناسمجھی یا بے علمی کی بنا پر ناجائز اعمال کرتے رہتے ہیں، الفاظ کے صحیح استعمال کی حدود سے بہت دور نکل جاتا ہے۔

(۳) سرسید احمد خاں، مرتبہ نورالرحمن صاحب بی، اے۔	ضخامت ۱۲۸ صفحہ
(۴) سید محمود، مرتبہ محمد امین صاحب زبیری۔	ضخامت ۵۹ صفحہ
(۵) نواب محسن الملک " "	ضخامت ۵۵ صفحہ
(۶) نواب وقار الملک " "	ضخامت ۹۷ صفحہ
(۷) مولانا حالی " "	ضخامت ۶۰ صفحہ
(۸) مولانا نذیر احمد، مرتبہ محمد مہدی صاحب	ضخامت ۳۹ صفحہ
(۹) مولانا شبلی " "	ضخامت ۷۱ صفحہ
(۱۰) مولوی مسیح اللہ خاں، مرتبہ سید عبدالاکرم صاحب	ضخامت ۴۸ صفحہ

مولوی بشیر الدین صاحب منیجر اسلامیہ اسکول اٹاوہ کے جوان مرگ صاحبزادہ بشیر پاشا مرحوم کی یادگار میں "بشیر پاشا سیریز" میں یہ ساری کتابیں مولوی الطاف حسین صاحب بی، اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول اٹاوہ کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہیں اور غالباً انہیں کے پاس سے دستیاب بھی ہو سکیں۔ قیمتیں درج نہیں، غالباً آٹھ آنہ فی کتاب ہو۔ سرسید، سید محمود، محسن الملک، وقار الملک، حالی، شبلی، نذیر احمد، مسیح اللہ خاں، سب اپنے زمانہ میں مشاہیر رجال ہند میں سے تھے، اور اکثروں نے اپنی بصیرت کے مطابق، ملت اسلامیہ کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ وقار الملک کا سچا اسلامی اخلاق اس زمانہ میں ایک حجت آنکھوں دیکھا تھا۔ سرسید، نذیر احمد، شبلی، حالی کا نام تاریخ اسلام میں زندہ رہیگا۔ ضرورت بھی تھی کہ آئندہ نسلوں کو ان بزرگوں کے خاص کارناموں سے واقف کرایا جائے۔

جمعہ کا خطبہ

(از مولانا عبد الرحمٰن نگرامی مرحوم)

(سچ میں بارہا اس مسئلہ پر لکھا جا چکا ہے، کہ خطبۂ جمعہ کی زبان وہ ہونی چاہئے جو عام طور پر نمازیوں کی سمجھ میں آتی ہو اور اسکے عقلی و نقلی دلایل پیشتر کئی بار سچ میں درج ہو چکے ہیں۔ ہمارے عزیز بھائی، مرحوم مولانا عبد الرحمٰن نگرامی نے اُردو میں ایک خطبۂ جمعہ بطور نمونہ کے تیار بھی کر لیا تھا۔ اگر پہلے تبرکاً چند آیات قرآنی و کلمات نبوی کی تلاوت کے بعد، اس قسم کے خطبے اردو میں ادا کئے جائیں، تو شاید اسکا فایدہ اور اثر بہت زیادہ ہو، اور امت اسلامیہ زیادہ نفع حاصل کر سکے۔ ایڈیٹر)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین، اما بعد! برادران اسلام لائق تعریف وہ پاک پروردگار ہے جسنے ہم کو نعمت اسلام سے مالامال کیا اور ہماری ہدایت کے واسطے قرآن کریم جیسی پاک اور باعظمت کتاب نازل کی جسنے ہمارے مردہ دلوں میں ایمان کی روح پھونکی اور خدا کی طرف سے سیکڑوں رحمتیں پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنھوں نے ہم کو راہ کے گم کرنے کے بعد سیدھی راہ دکھائی، مسلمانو! پہلی وہ چیز جسکی طرف ہمیں قرآن نے بلایا اور جسکے چھوڑنے سے آج ہم اللہ کے دشمنوں کے سامنے مجبور و مغلوب نظر آرہے ہیں وہ اللہ کا ایک جاننا اور ہر حال میں اسے پکارتا ہے، ہماری زندگی اور موت ہماری روزی اور روزی اسی کے ہاتھ میں ہے آج ہمارے دلوں میں ایک اللہ کے ڈر کو چھوڑ کر حاکموں اور بادشاہوں کا ڈر ہے جو اللہ کے دین کو بگاڑتے ہیں اور اس کے بندوں کو ستاتے ہیں یاد رکھو کہ ڈرنے کے قابل صرف اللہ ہی کی ذات ہے "تخشون الناس واللہ احق ان تخشوہ" کیا تم انسانوں کے ڈر اور دبدبے کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہو حالانکہ اللہ کے ڈر کے بعد پھر مومن کے دل میں کسی اور کے ڈر کی گنجایش نہیں مسلمانو! ہمارے دامن گناہوں میں آلودہ ہیں ہمارے دل انسانوں کی پوجا سے تباہ ہو چکے ہیں نمازوں کی پابندی کرو جماعتوں کا التزام کرو صفوں کو ٹھیک کرو نماز اللہ کے دربار کی حاضری ہے نماز گناہوں سے بچاتی ہے اور بے حیائی کو مٹاتی ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر، نماز اللہ کا ذکر ہے، اسکے ذکر سے دل میں تازگی اور روح میں قوت بڑھتی ہے جماعتوں کی حاضری سے دشمنان خدا کے مقابلہ میں صبر و ثبات قدمی کی عادت پڑتی ہے، مسلمانو! جمع کئے ہوئے مالوں کی زکوٰۃ نکالو، آج دشمنان خدا کے ظلموں سے کتنے مسلمان بچے یتیم اور کتنی عورتیں بیوہ ہو گئیں کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارا پیٹ تو بھرے اور تمہارے بھائی بھوکوں مریں۔ انفقوا مما رزقکم اللہ، مسلمانو! اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو، آپس کے بغض اور عداوتیں مٹاؤ تمہاری پھوٹ نے آج دین کو کمزور کر رکھا ہے، شیطان کے نائب تم کو اپنے پیروں سے روندتے ہیں اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً، مسلمانو! اللہ کے دربار میں عاجزی کرو اور گڑگڑاؤ کہ وہ بچائے اور تمہارے گناہ بخشدے۔

انہ ھو الغفور الرحیم۔

خطبہ ثانیہ

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ الخ مسلمانو! سب سے بڑی نیکی اللہ سے ڈرنا ہے اور سب سے بہتر اطاعت اس کو ایک جاننا ہے مسلمانو! تمہارے سامنے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام لیا جاتا ہے ان کا ایمان مضبوط تھا تم بھی اپنے ایمان کو مضبوط کرو وہ اللہ پر بھروسہ رکھتے تھے تم بھی اکیلے اسی پر بھروسہ رکھو، دنیا کی پونجی اور نعمت کیلئے کسی انسان کا سہارا نہ ڈھونڈو، عمر خطاب کے واسطے طلب مغفرت کرو، وہ کافروں پر سخت تھے، تم بھی سخت ہو، وہ دین کی ذلت نہ برداشت کرتے تھے تم بھی اس ذلت سے بھاگو، مسلمانو! عثمان غنی رض کی طرح اللہ کے سامنے گناہوں کے کرنے سے شرماؤ، علی مرتضیٰ رض کی طرح اللہ کی راہ میں شیر کی طرح جھپٹو، مسلمانوں کا خلیفہ مجبور کیا جا رہا ہے، مسلمانو! اللہ کی راہ میں کام کرنے کیلئے اٹھو، اپنے جان اور مال کو اللہ کے دین پر نثار کرو، آج کے دن کا ایک چھوٹا عمل کل کی بڑی بڑی نیکیوں سے بہتر ہے، اللہ کے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، نہ ان سے مدد لو اور نہ اُن کو مدد دو، اللہ کے حکم کے خلاف شیطانوں کے پاس اپنے معاملات نہ لے جاؤ۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء، مسلمانو! نیکی کو پھیلاؤ اور برائی کو مٹاؤ، لیٹے، بیٹھے اللہ کا ذکر کرو، ان ذکر اللہ احمد واتم واکبر۔

مرکز تمدن کی تنگ کوٹھریاں

ہمارے ہندوستانی بھائیوں کا تجربہ انگریزی معاشرت کے متعلق ہندوستان کے انگریز افسروں کے شاندار بنگلوں اور عالیشان کوٹھیوں تک محدود ہے انکے دلوں میں یہ خیال قایم ہو گیا ہے کہ خوشحالی و فارغ البالی انگلستان میں ہر فرد کی طرز معاشرت ہو گی بحر کے جہاز سرکے سایہ کی تحریریں جو برطانیہ کو رشک جنت بنا رہی ہیں اس غلط خیال کی اشاعت اور سرپرستی میں ایسا ہی خیال کرتا ہے کہ انگلستان رہتا ہو، اسپرسٹر لائیڈ جارج کے ایک تازہ بیان نے روشنی ڈالی جو انگلی تقریر بمقام آکسفورڈ سے اخوذ ہے۔ جن شہروں کے نام درج ذیل ہیں، وہ دوبارہ خصوصیت خاص شہرت رکھتے ہیں:

(۱) شہر گلاسگو میں ۹۰ ہزار مکانات ایسے ہیں جو صرف ایک ایک کوٹھری پر شامل ہیں اور ہر کوٹھری میں چار چار، پانچ پانچ اور چھ چھ آدمی رہتے ہیں، ۲۲ ہزار مکانات دو دو کوٹھریوں پر شامل ہیں لیکن ان میں سات سے لیکر بارہ آدمی تک گزر کرتے ہیں!

(۲) شہر لندن میں ۷۵ ہزار مکانات دڑبے کی حیثیت رکھتے ہیں!

(۳) وہ ساری آبادی جو گریٹ بریٹن کی آبادی کہلاتی ہے، اسکا ۴۰ فی صدی حصہ ایسا ہے، جو دڑبوں ہی میں گزر کرتا ہے!

(۴) خاص شہر لندن میں کل آبادی کا چوتھا حصہ اسی قسم کے دڑبوں میں بسر کرتا ہے!

ان اعداد پر مانچسٹر گارڈین کا تبصرہ بھی سننے کے قابل ہے:۔

"ہمارے بڑے شہروں کا نظارہ، اور وہ افسوسناک اعداد کا مطالعہ جو اسکی خستہ حالی کے نازی ثبوت کے طور پر تکلیف، گندگی، اور بیماری کا اظہار کرتا ہو، ہماری گردنیں شرم سے جھکا دینے کیلئے کافی ہے ۔۔۔۔ یہ اعداد و شمار ہیں ہمارے معاشری تمدن کی مستقل ناکامی کے، اور یہ وہ ناکامی ہے جس کا کفارہ دوسرے شعبوں کی خوبی کا بحال بھی نہیں کر سکتی! یہی وہ لطف بہشت و عیش زندگی ہے جو فرنگی تمدن کے انتہائی عروج پا کر بعد حاصل ہوتا ہے! یہی وہ دنیا ہے جو دین کو ترک کر دینے کے بعد ہاتھ آتی ہے!..."

رافع الضنک عن منافع البنک

از مولانا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ

نمبر ۲

آیات تحریم ربا میں ارشاد ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوٰا ان کنتم مؤمنین۔ اور ظاہر ہے کہ اس بقیہ ربا کا معاملہ جس وقت ہوا ہے لینے والے دینے والے سب حربی تھے تو تحریم کے بعد اگر حربی سے ایسا معاملہ جائز ہوتا تو تحریم کے قبل تو بدرجہ اولیٰ جائز ہوتا اور وہ مد قرض حلال ہوتی تو اس کا ترک کرنا کیوں فرض ہوتا۔ اور یہ نص قطعی ہے ثبوتاً بھی دلالۃً بھی اور طرفین کی دلیل یا خبر واحد ہے یا قیاس جو کہ ظنی ہیں اور قطعی کی تقدیم کا وجوب ظنی پر اجماعی ہے گو امام صاحب پر یہ اعتراض اس طرح مدفوع ہو سکتا ہے کہ اس قطعی میں سے بعض افراد مخصوص ہو جانے سے دلالۃً ظنی ہو گیا۔ لیکن یہ عذر تو دفع اعتراض ہو سکتا ہے مگر ثانی قوت دلیل نہیں ہو سکتا۔ یہ تو اس دلیل میں مجرد کلام ہے اور دلالۃً یہ احتمال ہے کہ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ لا ربوٰا بین المسلم والحربی۔ ایسا احتمال ہے کہ یہ نفی نہی کے لئے ہو جیسا قرآن میں لا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج اسی بعینہٖ یہی معنی ہیں۔ کیونکہ حربی کے مال کے غیر معصوم ہونے سے شبہ اسکے جواز کا ہو سکتا تھا حضور نے اس جواز کی نفی فرما دی ہو۔ چنانچہ خود کتب فقہیہ میں اس قسم کی عبارت اسی معنی میں وارد ہے ففی الدر المختار عقیب الروایات المذکورۃ فلو ھاجر الینا ثم عاد الیھم فلا ربوٰا اتفاقاً جوھرۃ وفی رد المحتار لا یجوز الربوٰا معہ فھو نفی بمعنی النہی کما فی قولہ تعالیٰ فلا رفث ولا فسوق فافھم جب ابو یوسفؒ کے اس قول کا قوی ہونا ثابت ہو گیا تو اس پر عمل ہو گا جیسا کہ مقدمہ اولیٰ میں ذکر کیا گیا ہے تو اس قول پر اب اس کے متعلق سب سوالوں کا جواب یہ ہے کہ لا یجوز اور اگر علیٰ سبیل التنزل امام صاحب ہی کے قول کو لیا جاوے تب بھی وہ مقید ہے قیود مذکورہ کے ساتھ اور اُن میں حسب ذیل کلام ہے۔

نمبر ۱۔ ہندوستان کو بہت علماء نے دار الاسلام کہا ہے دلیل اس قول کی رسالہ تحذیر الاخوان میں مذکور ہے۔

نمبر ۲ و ۳۔ دار الحرب ہونے کی تقدیر پر بھی بہت سے لوگ غیر حربی سے معاملہ کرتے ہیں یعنی مسلم اصلی سے یا ان غیر مسلموں سے جو دار الاسلام ہونے کے وقت سے ذمی چلے آ رہے ہیں۔

نمبر ۴۔ اس سے بھی قطع نظر کر کے جو مسلمان یہ معاملہ کرتے ہیں وہ یہاں ہی رہتے ہیں۔ کسی دار الاسلام سے یہاں نہیں آئے اسمیں بنک سے معاملہ کرنے والے بھی داخل ہیں کہ یہ قید جہاں مر اُن میں نہیں پائی جاتی۔ تو اس بنا پر خود امام صاحب کے قول پر بھی یہ معاملہ جائز نہ ہوا اور اگر ان قیود سے کلاً یا بعضاً قطع نظر بھی کر لیا جاوے تب بھی بنک کے معاملہ میں یہ تفصیل ہو گی کہ جس بنک میں روپیہ داخل کیا جاتا ہے آیا وہ علی الاطلاق سرمایہ اور سود کا ذمہ دار ہے خواہ اس کو نفع ہو یا نقصان یا ایسا نہیں بلکہ نقصان ہونے سے حصہ داروں پر بھی وہ نقصان ڈالا جاتا ہے اگر صورت ثانیہ ہے تو اسکی حقیقت شرکت ہے قرض نہیں اور ایک شریک یا اس کے ملازمین دوسرے شریک کا وکیل ہوتا ہے اور وکیل کا فعل شرعاً موکل کی طرف منسوب ہوتا ہے اور بنک والے جیسا حصہ داروں کو سود دیتے ہیں اسی طرح دوسرے قرضخواہوں سے سود لیتے ہیں اور ان قرضخواہوں میں کوئی قید اسلام اصلی یا غیر اصلی یا کفر کی نہیں پس وکالت کی واسطے سے گویا اس حصہ دار نے مطلقاً مسلمانوں سے بھی سود لیا جو کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں اور پہلی صورت میں یہ محذور تو لازم نہیں آیا کیونکہ وہ بنک والوں کے ذمہ قرض اور انکی ملک ہو گیا لیکن دوسرا یہ محذور ضرور لازم آیا کہ اس شخص نے ایسے لوگوں کو قرض دیا جو اسکے ربا کا نفع حاصل کریں گے تو یہ انکی اعانت ہوئی معصیت پر جو کہ مقدمہ ثالثہ کی رو سے معصیت ہے پھر اس قول کے لینے سے اس وقت جو مفاسد اعتقادیہ وعملیہ شائع ہوتے ہیں مشاہد ہیں کہ عوام سب قیود سے قطع نظر کر کے اُن سودوں کے مرتکب ہونے لگے ہیں جو بالاجماع ناجائز ہیں اس لئے کسی کو اس قول پر عمل کرنے کی اجازت نہ ہو گی جیسا کہ مقدمہ رابعہ میں مذکور ہوا۔ پھر یہ بھی مشاہدہ ہے کہ کفار کی زبان پر عموماً مسلمان اور جہلاء کی زبان پر خصوصاً علماء سخت بدنام ہوتے ہیں کہ ان لوگوں نے سود کو حلال کر دیا اور تفصیل و تقیید کو کون ذکر کرتا ہے۔ اس تہمت سے بچنا بھی واجب ہے۔ اور وہ موقوف ہے اس قول کے ترک پر جیسا کہ مقدمہ خامسہ میں مذکور ہوا۔ اب یہاں سے یہ دو شبہے بھی زائل ہو گئے کہ اگر ہم سب قیود کی رعایت کر لیں تو اجازت ہونا چاہیے یا یہ کہ اس قول کے ترک سے امام صاحبؒ کی مخالفت لازم آتی ہے جواب اول کا یہ ہے کہ قیود کی رعایت سے غایت ما فی الباب یہ لازم آیا کہ ایک سبب نہی کا مرتفع ہو گیا مگر اس سے دوسرے اسباب نہی کا ارتفاع لازم نہیں آیا جن کا ذکر مقدمہ ثالثہ و رابعہ و خامسہ میں ہے اور نہی کے لئے ایک سبب کافی ہے پس نہی باقی رہی جیسا کہ مقدمہ سادسہ میں مذکور ہوا۔ اور دوسرے کا جواب یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے اس کو واجب نہیں فرمایا کہ اس کا ترک مخالفت سمجھا جاوے جیسا کہ مقدمہ سابعہ میں مذکور ہے اور چونکہ یہ جواب اس باب میں بفضلہ تعالیٰ جامع مانع واقع ہو گیا کہ اگر مستقلاً شائع ہو تو ان شاء اللہ نافع ہو۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اسکا ایک لقب بھی رکھ دیا جاوے چنانچہ رافع الضنک ([illegible]) عن منافع البنک تجویز کرتا ہوں۔

معذرت

سچ کے گذشتہ دو پرچوں (نمبر ۲۰ و ۲۱) میں کاتب صاحب کی ناواقفیت اور تصحیح کنندہ کی غفلت کے باعث ایڈیٹر کا نام لکھنے سے رہ گیا تھا جو قانون مطابع کے منشا کے خلاف ہے۔ ہم اس فروگذاشت کے لئے اظہار افسوس کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ زیادہ احتیاط رہیگی۔

مہتمم

سچ اخبار لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتب خانہ اسلامیہ

سرسید مرحوم
خطبات احمدیہ
کل مجموعہ لکچر
مجموعہ مضامین

نواب محسن الملک مرحوم
اسلام
مجموعہ لکچر
مسلمانوں کی ترقی و تنزل کے اسباب
مسلمانوں کی تعلیم

مولوی چراغ علی مرحوم
اسلام کی دنیوی برکتیں
حضرت سلیمان
حضرت ہاجرہ

خلیفہ محمد حسین مرحوم

مولانا حالی مرحوم
حیات سعدی
مسدس حالی
حیات جاوید
مجموعہ نظم حالی

مولانا ظہیری مرحوم
نور جہاں بیگم
ٹیپو سلطان

مولانا اسلم جیراجپوری
سیرۃ الرسول
تاریخ القرآن

مولانا نذیر احمد مرحوم
حمائل ترجمہ
الحقوق والفرائض
موعظۂ حسنہ
مجموعہ لکچر

مولانا ذکاء اللہ مرحوم
تاریخ ہندوستان

مولوی بشیر الدین احمد

خواجہ حسن نظامی

مولانا شبلی مرحوم
سیرۃ النبی جلد اول
سیرۃ النبی جلد دوم
سیرۃ النبی جلد سوم
الفاروق
سیرۃ النعمان
المامون
الغزالی

مولانا سید سلیمان ندوی
ارض القرآن

مولانا شرر لکھنوی
تاریخ اسلام
حسن بن صباح

قاضی سلیمان منصورپوری
رحمۃ للعالمین
سفرنامہ حجاز

مولانا اشرف علی تھانوی
تفسیر بیان القرآن
تعلیم الدین
بہشتی زیور

مولوی انشاء اللہ

مولانا ابوالکلام آزاد